44923 ـ والدہ دوسری بیوی کو طلاق دلوانا چاہتی ہے تا کہ اسے دیکھ کر کوئی اور بھی ایک سے زائد شادیاں نہ کر لے

سوال

میری تھوڑا عرصہ قبل ہی شادی ہوئی ہے، اور میں اپنے خاوند کی دوسری بیوی ہوں، اس کی پہلے بھی ایک بیوی ہے میرے خاوند کی والدہ کا مطالبہ ہے کہ وہ مجھے طلاق دے دے اس لیے نہیں کہ میں مجھ میں کوئی برائی ہے، لیکن صرف اس لیے کہ اس کی بہنوں کے خاوند بھی اسے دیکھ کر دوسری شادی نہ کر لیں.
میری ساس کا کہنا ہے کہ اسے اس سے ہونے والے گناہ کی کوئی پرواہ نہیں، اہم چیز یہ ہے کہ کہیں ایک سے زائد شادیوں کا رواج ہی نہ پڑ جائے.
آپ یہ بتائیں کہ اس سلسلہ میں شرعی رائے کیا ہے، کیا میرے خاوند کے لیے اپنی والدہ کی بات ماننا ضروری ہے، یہ علم میں رہے کہ میں اپنے خاوند کے ساتھ اللہ کی رضامندی والی زندگی بسر کر رہی ہوں.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

والدہ کو کوئی حق نہیں کہ وہ بہو کو طلاق دینے کا حکم دے، صرف اس لیے کہ بیٹے نے خاندان یا قبیلہ کے عرف اور رواج کی مخالفت کرتے ہوئے ایک سے زائد بیوی کر لی ہیں، یا اس خدشہ کے پیش نظر کے بیٹے کے بہنوئی بھی اسے دیکھتے ہوئے دوسری شادی کر لیں گے.

حالانکہ ایک سے زائد شادیاں کرنا تو اللہ سبحانہ و تعالی نے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مباح کیا ہے.

بیوی کو طلاق دینے کے مطالبہ میں بیٹے کو والد یا والدہ کے حکم کی اطاعت کرنا واجب نہیں، اور خاص کر جب اس کا سبب شرعی رغبت سے متصادم ہو، یعنی شرعی رغبت تو یہ ہے کہ نسل زیادہ کی جائے اور مسلمان عورتوں کی عفت و عصمت قائم کی جائے، اور فساد و خرابی کو دور اور کم کیا جائے.

مطالب اولی النھی میں درج ہے:

اور بیٹے پر (طلاق کے مسئلہ میں اپنے والدین کی اطاعت واجب نہیں) اگرچہ والدین (عادل ہی ہوں) کہ وہ ان کی اطاعت کرتا ہوا اپنی بیوی کو طلاق دے دے؛ اس لیے کہ یہ نیکی کا کام نہیں ہے " انتہی

دیکھیں: مطالب اولی النھی (5 / 320).

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ایک شخص شادی شدہ ہے اور اس کی اولاد بھی ہے، لیکن اس کی والدہ اس کی بیوی کو ناپسند کرتی اور اسے طلاق دینے کا مشورہ دیتی ہے کیا بیٹے کے لیے اپنی بیوی کو طلاق دینا جائز ہے ؟

شیخ الاسلام کا جواب تھا:

" اس کے لیے ماں کے کہنے پر اپنی بیوی کو طلاق دینا حلال نہیں، بلکہ بیٹے کو اپنی ماں کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہیے، اور بیوی کو طلاق دینا ماں کے ساتھ حسن سلوک میں سے نہیں ہے، واللہ تعالی اعلم " اھـ

دیکھیں: الفتاوی الکبری (3 / 331).

اس لیے آپ کے خاوند کو چاہیے کہ وہ اپنی والدہ کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے، اور آپ کو اپنے نکاح میں ہی رکھے کیونکہ اس کا اپنی بیوی کو طلاق دینا ماں کے ساتھ حسن سلوک میں شامل نہیں ہوتا.

اور اس ماں کو نصیحت کرنا ضروری ہے، اور اسے یہ یاد دلانا چاہیے کہ شریعت اسلامیہ کی پیروی و اتباع کرنا اور اس کی تنفیذ ضروری ہے، اور گناہ والا کام کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے، اور اسے یہ علم ہونا چاہیے کہ اس کی بیٹیوں کو طلاق ہونا، یا پھر ان کے لیے سوکنوں کا آنا، یا ان کا اس سے محفوظ رہنا یہ سب غیب کی باتیں ہیں، جس کا علم صرف اللہ سبحانہ و تعالی کو ہے، اور وہی علم رکھتا ہے کہ ان کے مقدر میں کیا لکھا ہے، اس لیے حرام کام کے ارتکاب اور بیٹے کا گھر اجاڑنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی.

اے بہن ہماری آپ کو نصیحت یہی ہے کہ آپ اپنی ساس کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے کی کوشش کریں، اور اس کی محبت و پیار کو حاصل کریں، تا کہ آپ کا ساس کے ساتھ معاملات بہتر ہونے کی صورت میں وہ اپنے طلاق کے مطالبہ سے باز آ جائے.

واللہ اعلم .